شاہ جی کی باتیں

قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

انگریز کا تازہ خون:

دوانگریز کے باغی جب آپس میں ملتے ہوں گے اس وقت کیسا منظر ہوگا۔ایک دفعہ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ حضرت مجاہد اسلام حضرت غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر تشریف لائے تو مولانا ہزاروی اپنے کچے مکان میں نہیں تھے جس کو مخالفین نے کوٹھی کے نام سے لکھا تھا حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا حضرت کیا پسند کریں گے حضرت امیر شریعت نے فوراً کہا کہ انگریز کا تازہ اور گرم گرم خون۔گھر والے پریشان ہوئے کہ اب انگریز کا تازہ اور گرم خون کہاں سے لائیں اتنے میں حضرت ہزاری رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے تو ان کو بتایا گیا کہ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ نے یہ مطالبہ کیا ہے؟ حضرت ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ بات سمجھ گئے فرمایا کہ تازہ چائے پلائی جائے اور خوب گرم گرم ہو۔

ہم کافر ہیں:

امام اہلسنت سیدی وسندی حضرت شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جوانی کا عجیب واقعہ سنایا کہ میری صدارت میں گوجرانوالہ میں جلسہ تھا امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ خطاب فرما رہے تھے کہ ایک چٹ آئی جس پہ لکھا تھا کہ تم کافر ہو۔حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ نے جلال میں آکر فرمایا جی ہاں ہم کافر ہیں! ہم حیران ہوئے یہ کیا ہوا؟ اتنے میں امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت کی۔فمن یکفر بالطاغوت و یؤمن باللہ (مکمل آیت) سورۃ بقرہ آیت نمبر ۲۵۶،۲۵۷۔پس جو شخص طاغوت کے ساتھ کفر کرے گا (مکمل ترجمہ وتفسیر عثمانی اور معالم الفرقان میں ملاحظہ کریں)

ہم نے رب کے ہر نافرمان کا کفر کیا۔ہر شیطان اور شیطان کے چیلوں کا مقابلہ کیا ہم شیطان اور اس کے پیروکاروں کے کافر ہیں۔سچ لکھا آپ نے ہم شیطان کے کافر اور رب کے بندے ہیں۔کسی نے خوب کہا ''ہم کافروں کے کافر، کافر خدا ہمارا''

یعنی ہم بھی کافروں اور شیطانوں اور سرکشوں اور باغیوں کے مخالف ہیں اللہ تعالیٰ بھی ان کا مخالف ہے۔جو بات ہم کرتے ہیں اس میں ہمارے رب کی ہمیں مدد حاصل ہے۔ہم یہ کام زندگی بھر کریں گے شیطان کے ہم کافر ہیں۔اللہ کے بندے اور میاں صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔ہمیں اس پہ ناز۔اب کیا خیال ہے؟ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ اس انداز میں سنا رہے تھے کہ محسوس ہو رہا تھا بخاری صاحب ابھی بول رہے ہیں اور اہلِ باطل کو للکار رہے ہیں اور دنیا کو بتا رہے ہیں ہم ہر باطل کے مخالف ہیں۔

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ ایک باکمال انسان تھے۔ان کی ہر ادا نرالی تھی۔ان کے کردار پر لکھا جائے تو دفتروں کے دفتر ہو جائیں۔ان کے واقعات سنائے جائیں تو ایک زمانہ گزر جائے۔ان کی زندگی میں اللہ تعالیٰ نے برکت دی ہوئی تھی۔اتنا کچھ کر گئے جن کو پوری طرح ضبطِ تحریر میں لانے سے قلم نگار قاصر ہے۔ایک ان کے مبارک قلم سے لکھا ہوا جملہ موجودہ دور کے لیے مشعل راہ نظر آ رہا ہے۔

''مخلوق میں جب تک خالق کا نظام نہیں چلایا جائے گا دنیا میں امن نہ ہوگا'' اس جملہ کو بار بار پڑھا جائے اور غور کیا جائے۔موجودہ دور کا بنیادی مسئلہ حضرت شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کیسے اختصار سے بالکل واضح انداز میں بیان کر دیا۔